آیاتھا ۸ سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ ۹۸ رکوعھا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ مُنۡفَكِّيۡنَ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ ۙ﴿۱﴾ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾ فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ﴿۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنَةُ ؕ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۬ۙ حُنَفَآءَ وَ يُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤۡتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمۡ شَرُّ الۡبَرِيَّةِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمۡ خَيۡرُ الۡبَرِيَّةِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِىَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾

"جن لوگوں نے اہل کتاب میں سے کفر کیا (وہ) اور مشرکین (کفر سے) الگ ہونے والے نہ تھے جب تک کہ نہ آجائے ان کے پاس ایک روشن دلیل۔ (یعنی) ایک رسول اللہ کی طرف سے جو انہیں پڑھ کر سنائے پاک صحیفے۔ جن میں لکھی ہوں سچی اور درست باتیں۔ اور نہیں بٹے فرقوں میں اہل کتاب مگر اس کے بعد کہ آگئی ان کے پاس روشن دلیل۔ حالانکہ نہیں حکم دیا گیا تھا انہیں مگر یہ کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی، دین کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے۔ بالکل یک سو ہو کر اور قائم کرتے رہیں نماز، ادا کرتے رہیں زکوٰۃ اور یہی نہایت سچا دین ہے۔ بے شک جنہوں نے کفر کیا اہل کتاب سے (وہ) اور مشرکین آتش جہنم میں ہوں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔ (اور) یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، وہی ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔ ان کی جزا ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشگی کی جنتیں ہیں رواں ہوں گی جن کے نیچے نہریں وہ ان میں تا ابد رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی۔ یہ (سعادت) اس کو ملتی ہے جو اپنے

marfat.com

Marfat.com

رب سے ڈرتا ہے"۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ لَمۡ یَکُنِ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

ابن مردویہ نے ذکر کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ سورۃ لَمۡ یَکُنِ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ابونعیم نے المعرفہ میں حضرت اسماعیل بن ابی الحکیم مزنی سے روایت کیا ہے اور یہ بنی فضیل کے ایک فرد ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سورۃ لَمۡ یَکُنِ کی قرأت سنتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندے کو بشارت دے دو۔ مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں یقیناً تجھے جنت میں اتنا اختیار دوں گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

امام ابوموسیٰ رحمہ اللہ مدینی نے المعرفہ میں حضرت اسماعیل بن ابی الحکیم رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت عطر مزنی رحمہ اللہ یا مدنی سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا کی قرأت سنتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندے کو خوشخبری دے دو کہ مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں تجھے دنیا اور آخرت کے احوال میں سے کسی حال میں بھی نہیں بھولوں گا اور تجھے جنت میں اتنا اختیار دوں گا کہ تو راضی ہو جائیگا۔

امام احمد، ابن قانع نے معجم الصحابہ میں، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوجنۃ البدری رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب سورۃ لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ آخر تک نازل ہوئی تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے حضور نبی کریم ﷺ سے کہا: یارسول اللہ! ﷺ آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے تم یہ سورت ابی کو پڑھاؤ۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: بے شک جبرائیل امین نے مجھے کہا ہے کہ میں یہ سورت تجھے پڑھاؤں۔ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا میرا وہاں ذکر کیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ تو وہ رونے لگے۔(1)

امام ابن سعد، احمد، بخاری، مسلم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تجھ پر لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا پڑھوں۔ انہوں نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ تو وہ رونے لگے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بلایا: اور ان پر یہ سورۃ پڑھی۔ پھر فرمایا مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تجھ پر یہ سورۃ پڑھوں۔(2)

امام احمد، ترمذی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے اور حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھ پر قرآن لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ پڑھوں۔ پس آپ نے اس میں پڑھا کہ اگر ابن آدم (انسان) مال کی ایک وادی کا سوال کرے اور میں اسے عطا کر دوں۔ تو یقیناً وہ دوسری کا مطالبہ کر دے گا اور اگر وہ دوسری مانگے اور میں اسے عطا کر دوں تو وہ تیسری کا سوال کرنے لگے گا۔ ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی شے نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمالے گا جنہوں نے توبہ کی۔

1۔ مجمع الزوائد، جلد 9، صفحہ 515 (15717)، دارالفکر بیروت 2۔ صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 537، قدیمی کتب خانہ کراچی

marfat.com

Marfat.com

بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین والا تو وہی ہے جس کی کامل توجہ اسی کی جانب ہو نہ وہ مشرکہ ہو نہ یہودیہ ہو اور نہ ہی نصرانیہ اور جو اس طرح کرے گا وہ ہرگز اسے کافر نہیں قرار دے گا۔(1)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم ارشاد فرمایا ہے کہ میں تجھ پر پڑھوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھ پر یہ سورت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین تو صرف حنفیت ہے جس میں نہ شرک ہو نہ یہودیت اور نہ ہی نصرانیت ہو۔ اور جو بھی نیک عمل کرے گا وہ ہرگز اسے کافر نہیں قرار دے گا۔ حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پھر آپ نے ان کے بعد والی آیات پڑھیں اِلَّا مِنۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنَةُ (سے بعد کی آیات) اور پھر یہ پڑھا: ''لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِّنْ مَالٍ لَسَاَلَ وَادِيًا ثَانِيًا وَّلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ'' فرمایا: پھر ماقبل کے ساتھ سورت کا اختتام کیا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! بے شک مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تجھے یہ سورت پڑھاؤں۔ چنانچہ آپ نے مجھے یہ سورت پڑھائی: لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ مُنۡفَكِّيۡنَ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ ۙ﴿۱﴾ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾ فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ یعنی اے یہودیت و نصرانیت کو اختیار کرنے والو! بے شک صحیح ترین دین حنفیت مسلمہ ہے جس میں شرک کی آمیزش نہ ہو۔ اور جو عمل صالح کرے گا وہ ہرگز اسے کافر نہیں قرار دے گا۔ ''وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنَةُ'' (البینۃ: 4) بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے رہے اور انہوں نے اس کتاب سے اختلاف کیا اور علیحدگی اختیار کی جو کتاب آپ لے کر ان کے پاس آئے وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔ لوگ صرف اور صرف ایک امت تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مبشر اور نذیر بنا کر انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے۔ وہ لوگوں کو حکم دیتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے ہیں۔ وہی لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوق سے بہتر ہیں جَزَآؤُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِيۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِيَ رَبَّهٗ (البینۃ: 8)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ سے کچھ سوال کرنے لگا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک بار اس کے سر کی طرف دیکھتے اور دوسری بار اس کے پاؤں کی طرف۔ آپ اس پر بھوک اور یبوست کے آثار دیکھ رہے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تیرا مال کتنا ہے؟ اس نے کہا: چالیس اونٹ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ یقیناً تیسری کی خواہش کرے گا اور مٹی کے سوا کوئی شے ابن آدم کے پیٹ کو نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟

1۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 229، وزارت تعلیم اسلام آباد

marfat.com
Marfat.com

8B

تو میں نے کہا: حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے مجھے اسی طرح پڑھایا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تم ہمیں ان کی طرف لے چلو۔ چنانچہ آپ حضرت ابی کے پاس آئے اور فرمایا: کیا تم اس طرح کہتے ہو؟ تو حضرت ابی نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ اسی پڑھایا ہے۔ آپ نے پوچھا: تب تم نے اسے مصحف میں لکھا ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ ''یَعْنِیْ لَوْکَانَ لِا بْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ ذَھَبٍ لَابْتَغٰی الثَّالِثَ، وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ''

امام ابن ضریس رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے کہا: اے امیر المومنین! حضرت ابی رضی اللہ عنہ گمان کرتے ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے کوئی آیت چھوڑ دی ہے۔ آپ نے اسے نہیں لکھا۔ انہوں نے فرمایا: قسم بخدا! میں ابی سے پوچھوں گا۔ اگر انہوں نے انکار کیا تو تمہیں جھٹلایا جائے گا۔ پس جب آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ تو آپ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ تو انہوں نے آپ کو اجازت دی اور آپ کو تکیہ پیش کیا۔ آپ نے کہا: یہ گمان کیا جارہا ہے کہ تم یہ وہم رکھتے ہو کہ میں نے کتاب اللہ کی کوئی آیت چھوڑ دی ہے۔ میں نے وہ نہیں لکھی۔ تو حضرت ابی نے کہا۔ بلا شبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ ''لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَیْنِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی اِلَیْھِمَا وَادِیًا ثَالِثًا، وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں اسے لکھ سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: میں آپ کو نہیں روکتا۔ راوی کا بیان ہے گویا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے شک کیا کہ آیا یہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے یا قرآن منزل ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا: اے ابی! بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک سورت نازل فرمائی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں وہ سورت تجھے پڑھاؤں۔ تو انہوں نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ تو انہوں نے عرض کی پھر آپ ایسا کیجئے۔ فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ سورت پڑھائی۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے: لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ مُنْفَکِّیْنَ کہ اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا (وہ) اور مشرکین اپنے کفریہ نظریات سے باز آنے والے نہیں تھے۔ حَتّٰی تَاْتِیَھُمُ الْبَیِّنَۃُ یہاں تک کہ یہ قرآن ان کے پاس آگیا۔ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً فرمایا (ایسا رسول جو) قرآن کا انتہائی خوب صورت اور حسین انداز میں ذکر کرتا ہے اور خوب صورت الفاظ میں اس کی تعریف کرتا ہے۔ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ۙ حُنَفَآءَ۔ حُنَفَآءَ سے مراد یہ ہے کہ مہر دین کی ہو (یعنی دین کی طرف رغبت اور میلان ہو) ماؤں، بیٹیوں، بہنوں، پھوپھیوں اور خالاؤں کو حرام قرار دیتے ہوئے اور دیگر مناسک پر عمل کرتے ہوئے۔ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ فرمایا: یہ وہ دین ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مبعوث فرمایا اور اسے اپنی ذات کے قرب کا راستہ قرار دیا اور اسے پسند فرمایا۔ (1)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 19-18-317، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ مُنۡفَكِّيۡنَ کا معنی ہے جدا ہونے والے، چھوڑنے والے۔

فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مُنۡفَكِّيۡنَ کا معنی ہے باز آنے والے۔ یعنی وہ کفر سے باز آنے والے نہ تھے کہ وہ ایمان لاتے۔ یہاں تک کہ ان کے لیے حق ظاہر ہو جائے۔(1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے: حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ کہ اس میں بینہ سے مراد حضور نبی رحمت ﷺ ہیں (یہاں تک کہ ان کے پاس محمد ﷺ تشریف لائے) اور وَ ذٰلِكَ دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ سے مراد دین القیم ہے (یعنی یہی دین انتہائی پختہ اور سچا دین ہے)۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنَةُ میں الۡبَيِّنَةُ سے مراد حضور نبی رحمت ﷺ ہیں۔

ابن ابی حاتم نے حضرت عقیل رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: تم یہ گمان کرتے ہو کہ نماز اور زکوٰۃ ایمان میں سے نہیں ہیں۔ تو انہوں نے یہ آیت پڑھی: وَ مَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۙ حُنَفَآءَ وَ يُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤۡتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ آپ دیکھ لیں یہ ایمان میں سے ہے یا نہیں؟

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ انہیں بتایا گیا۔ ایک قوم نے کہا ہے: نماز اور زکوٰۃ دین میں سے (یعنی دین کا جز) نہیں ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرما رہا: وَ مَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۙ حُنَفَآءَ وَ يُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤۡتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ سو معلوم ہوا کہ نماز اور زکوٰۃ دین میں سے ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ابو وائل سے جب ایمان سے متعلق سوال کیا جاتا تو وہ یہی آیات پڑھتے: لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ مُنۡفَكِّيۡنَ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ ۙ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنَةُ ؕ وَ مَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے پاس ملائکہ کے رتبہ اور درجہ پر تعجب کرتے ہو؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن بندہ مومن کا رتبہ اللہ تعالیٰ کے پاس فرشتے کے رتبہ سے کہیں اعلیٰ اور عظیم ہوگا۔ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو: اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمۡ خَيۡرُ الۡبَرِيَّةِ۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مخلوق میں سے معزز و محترم کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو یہ آیت

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 317، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com

Marfat.com

نہیں پڑھتی: اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے۔ تو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بے شک یہ اور اس کا گروہ قیامت کے دن یقیناً کامیاب ہیں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو صحابہ کرام کہا کرتے: ''جَآءَ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ'' ساری مخلوق سے بہتر آ گیا۔(1)

امام ابن عدی اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ سے مرفوع روایت بیان کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ہیں۔(2)

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ان سے مراد تو اور تیرا گروہ ہے قیامت کے دن یہ (اللہ سے) راضی ہوں گے اور (اللہ) ان سے راضی ہوگا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا: اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ یہ تو اور تیرا گروہ ہے۔ میرے اور تمہارے وعدہ کی جگہ حوض ہے۔ جب امم کو حساب کے لیے لایا جائے گا تو تمہیں غر محجلین پکارا جائے گا۔

1۔ تاریخ مدینہ دمشق، جلد 42، صفحہ 371، دار الفکر بیروت 2۔ ایضاً

marfat.com

Marfat.com